رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دوبار
قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ
ایڈیٹر
قاضی اکمل
چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد اول	۱۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء ٭ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۶ ہجری	نمبر ۲۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

مکرم معظم جناب لوی ذوالفقار علیخان صاحب گوہر ناظر اعلیٰ

حضرت سمیہ صحابیہ تھیں حضرت یاسر و مادر حضرت ابو ذر عمار ابن یاسر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام میں سب سے اول شہید ہوئیں۔ کفار مکہ نے ان پر بڑے بڑے ظلم و ستم کئے۔ آخر ان کی قوت ایمانی سے مایوس ہو گئے اور یقین ہو گیا کہ کوئی مصیبت انہیں اسلام سے پھیر نہیں سکتی۔ تو ابو جہل نے ان کے سر پر پتھر مار کر شہید کر دیا ٭

اے سمیہ! اے شہید اولین با وقار
عالم نسوان اسلامی میں ہے تو نامدار

تو نے ہی لبیک کہہ کر بہر اسلام و خدا
پہلی قربانی ادا کی۔ جان شیریں کی نثار

تیری قربانی سے عزت آل یاسر کی بڑھی
تیرے خون پاک سے اسلام نے پایا وقار

غازۂ رخسار حوران بہشتی بن گیا
وہ لہو تیرا کیا جس نے زمیں کو لالہ زار

ہائے وہ دھوپ اور وہ جلتا ہوا فرش زمیں
پتھروں کی وہ تپش اور اس پہ تیرا جسم زار

ان مظالم پر بھی صبر آیا نہ بے رحموں کو کچھ
تیرے جسم پاک پر ضربیں لگائیں بار بار

پیاس کی شدت سے آخر سوکھ کر کانٹا ہوئی
وہ زباں نام خدا رہتا تھا جس پر بیشمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت کی گرمی سے یا تنگ حلق اس کا خشک تھا
ہوش جب آتا گلے میں سانس چھٹتا مثل خار

ماہئ بے آب کی مانند فرش خاک پر
ٹوٹتی تھی درد کی شدت سے ہو کر بیقرار

اسکی اس تکلیف پر اعدائے دیں ہوتے تھے خوش
اور دُکھ دیتے تھے اس کو اور پڑتی اسپہ مار

ہوش میں آتی تو اللہ احد کہتی تھی وہ
ظالموں کے دل پہ بجلی اس سے گرتی بار بار

مشتعل ہو کر ابوجہل شقی نے دفعتاً
کر دیا اس پہلوان حق کو آخر سنگسار

درد سے اور دکھ سے اس نے آخرش پائی نجات
ہو گئی رُوحِ مقدس واصل پروردگار

قُدسیوں میں مرحبا صد مرحبا کا شور تھا
آسماں پر دھوم تھی آتی ہے اب اُمِ عمار

شیر کی تھی بیشۂ وحدت کی وہ عورت تھی
اسکی ہمت اور جرأت پر شجاعت تھی نثار

اولیں خاتون جنت تھی وہی اسلام میں
جس کے ایماں سے ہوا نُورِ نبوت آشکار

جان دیکر اس نے ایماں کو بچایا بیگماں
رہ گئے ناکام دشمن ہو گئی وہ کامگار

قُوتِ ایماں سے اپنے اس نے پائی فتح یہ
دشمنوں سے لڑ کے جنت میں گئی مردانہ وار

اے سمیہ زوج یاسر۔ مادر بو ذر عمار
تا ابد تجھ پر خدا کی رحمتیں ہوں بے شمار

وقت ہمت کا ہے کچھ ہمت دکھا اے مسلمہ
نُصرتِ دیں کے لئے کس بات کا ہے انتظار

عورتیں دُنیا میں کیا کیا کر رہی ہیں دیکھ لے
حیف ہے اے مومنہ! اب بھی نہ ہو تو ہوشیار

اپنے ایماں کی خبر لے۔ اپنی عقبیٰ کو سنوار
اپنے دل سے دُور کر دے ظلمتِ گرد و غبار

دینِ احمدؐ پہ لاکھوں مرد و زن قربان ہوئے
حملہ ہائے دشمناں سے ہو رہا ہے دلفگار

"بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست" (حضرت مسیح موعود)

ولادت باسعادت

حضرت امامؑ کے حرم اول میں اللہ تعالیٰ نے والدہ حافظ ناصر احمد صاحب کے ہاں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ۳؍ اکتوبر ۲۷ء ۱۲ بجے۔ نام انور احمد رکھا گیا۔ اس سے پہلے حرم چہارم (عزیزہ خاتون) میں یکم اگست کو فرزند نرینہ کی ولادت کی بشارت پہنچائی جا چکی ہے جس کا نام وسیم احمد رکھا گیا اور حرم ثانی (مریم خاتون) کے ہاں ۱۳؍ مئی دختر نیک اختر پیدا ہوئی تھی۔ اس پے در پے افضال الٰہی پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ ایک سے ہزار ہو ویں یا برگ و بار ہو ویں۔ مولیٰ کے پیارے ہو ویں۔

وفات

حضرت میاں عبد اللہ صاحب سنوری ۷؍ اکتوبر بروز جمعہ ۱۱ بجے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضورؑ کے پرانے مخلص صحابی تھے۔ وہ کرتہ جس پر قدرت الٰہی کے سرخ چھینٹے بطور نشان پڑے تھے حسب الارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپکے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔ اور یوں آپ کی وفات کا صدمہ دُہرا ہو رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء

کیا ہم اپنے تئیں خوبصورت بنا سکتے ہیں؟

معزز ناظرات! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ عنوان بالا کو پڑھکر ضرور متعجب ہونگی۔ کہ اپنے تئیں خوبصورت بنانے میں ہمارا کیا اختیار ہے۔ خوبصورتی تو انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ودیعت ہوتی ہے اور وہ جس صورت کا انسان چاہتا ہے پیدا کرتا ہے یا یہ کہ میں بناؤ سنگار کے متعلق کچھ کہنے لگی ہوں مگر یہ نہیں ؛

خوبصورتی کئی اقسام کی ہوتی ہے۔ بعض تو زندگی بھر رہتی ہے۔ بعض جلد ضائع ہو جاتی ہے۔ اور بعض قسم کی خوبصورتی ہمیشہ رہتی ہے۔ حتیٰ کہ موت کے بعد بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ بشرطیکہ ہم زندگی میں اس کا ساتھ دیتے رہے ہوں ؛

یہ ایک حقیقی خوبصورتی ہے۔ میرا مطلب روحانی خوبصورتی سے ہے۔ روح اور جسم میں ایک گہرا تعلق ہے۔ جسم مثل مکان کے ہے۔ اور روح مثل مکین کے۔ ہمارے افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ اور ہمارے روحانی خیالات جو نیکی کے محرک ہیں۔ ہمارے افعال پر۔ خوبصورت روح انسان کے چہرے میں سے ایسی جھلکتی ہے۔ جیسے رات کو مکان کی کھڑکیوں میں سے لیمپ کی روشنی اور جو باوجود مکان کے حسن ظاہری کو دوبالا کرنے کے راہگیروں کو تاریکی میں ٹھوکریں کھانے سے بھی بچاتی ہے۔

چنانچہ جیسا کہ ہمیں جسمانی خوبصورتی قائم رکھنے کے لئے قواعد صحت پر کاربند ہونا ضروری ہے ایسے ہی روحانی خوبصورتی قائم رکھنے کے لئے ان قواعد پر کاربند ہونا ضروری ہے۔ جن کا ہماری روحانی صحت تقاضا کرتی ہے۔ ہماری جسمانی صحت کے قواعد یہ ہیں۔ صاف اور تازہ ہوا میں رہنا۔ زود ہضم غذا کھانا۔ صفائی کا خیال رکھنا اور ورزش کرنا۔ اگر ان باتوں پر عمل نہ کیا جائے۔ تو یقیناً ہم بیمار ہونگے۔ اور ہماری حسنِ صورتی میں نقص واقع ہوگا۔ گو یہ ہمیشہ رہنے والی خوبصورتی نہیں۔ مگر قواعد صحت پر عمل نہ کرنے سے قبل از وقت ضائع ہو جاتی ہے ؛

دائمی خوبصورتی حاصل کرنے کے قواعد چار بڑے حصوں میں منقسم ہیں جن کی میں مختصر تشریح کرونگی:۔

(۱) اپنے آپ کو پہچاننا یعنی سرشتِ انسانی کو (۲) اپنی ذات کے حقوق پہچاننا (۳) حقوق العباد (۴) حقوق اللہ ؛

اگر مندرجہ بالا قواعد کا خیال نہ رکھا جائے تو ہماری حسن سیرتی میں نقص واقع ہوگا۔ اور ہمارے روحانی جذبات غائب ہو جائینگے۔ اور اس طرح لازماً ہم انسانیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درجہ سے گر جائیں گے ؛

ہم کیا ہیں؟ یہ تو ہر ایک جانتا ہے۔ کہ میں یہ مٹی سے بنا ہوا جسم نہیں ہوں۔ بلکہ میں خود روح ہوں۔ جسم کے اجزا تو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اور چند سال میں بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مگر میری خودی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ اور بچپن سے آخر دم تک میرا آپا وہی رہیگا۔ نیز یہ کہ میری ہستی اس جسم کے مرنے پر ختم نہیں ہو جائیگی بلکہ اس وقت میری اصلیت مجھ پر زیادہ روشن ہو جائیگی یہ جسم انسانی روح کا لباس ظاہری ہے۔ اور اس کے رہنے کا فانی مکان۔ جس میں بس کر یہ حواس کے ذریعہ سے اس عالم کی سیر کرتی ہے۔ بس جب ہمیں اپنا آپا معلوم ہو گیا۔ تو اس کے حقوق بھی معلوم کرنا ہمارا فرض ہے ؛

سب سے پہلا حق صحت انسان کو سلامت رکھنا ہے۔ کیونکہ بیماری میں انسان بداخلاق ہو جاتا ہے۔ یعنی جسمانی بیماری کے ساتھ ہی روحانی بیماری بھی شروع ہو جاتی ہے۔ مثلاً۔ اگر مکان مکین کے حسب منشا نہ ہو اور اسکی ضروریات پوری نہ کر سکے۔ تو وہ ضرور مکان تبدیل کریگا۔ اس لئے ہمیں بھی وہی کام کرنے چاہئیں۔ جو ہماری روح کو راحت پہنچائیں۔ اور روح کو راحت پہنچانیوالے تمام نیک اشغال ہیں۔ جن کو ہم صرف تندرستی میں ہی ادا کر سکتے ہیں ؛

راستی۔ عدل و دیانت کو اختیار کرنا۔ اپنے نفس کو [illegible] مطالبات کے پاس و لحاظ رکھنا۔ [illegible] محنت اور پابندی اوقات وغیرہ ؛

انسان پر مخلوق کے جو حقوق ہیں۔ ان کا ادا کرنا یعنی بڑوں کا ادب اور اطاعت۔ خوردوں پر شفقت و مہربانی۔ دوستوں سے وفاداری۔ ہمسایوں سے حسن سلوک اور مفلس اور نادار طبقہ سے ہمدردی کرنا۔ غرضیکہ تمام مخلوق الٰہی کو ایک نظر سے دیکھنا۔ اور حتی الوسع ان کی بہبودی میں کوشاں رہنا ؛

خدا تعالیٰ کے حقوق۔ اس پر ایمان رکھنا۔ اسکی عبادات کرنا۔ اور اس کے تمام احکام کو دوسرے کاموں پر مقدم رکھنا۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جن سے ہم حقیقی اور دائمی خوبصورتی حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف ظاہری خوبصورتی محض فضول اور بے فائدہ ہے۔ جیسے کسی عقلمند نے کوئی نہایت حسین شخص دیکھا۔ اور کہا کہ "مکان تو اچھا ہے۔ مگر مکین اچھا نہیں" سو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم مکان کے لئے بہترین مکین ثابت ہوں۔ یعنی اپنی روح میں تمام مذکورہ بالا صفات پیدا کرکے دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کریں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

راقمہ سعیدہ رشید (بنت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم)

"وی پی کر دیئے گئے"

جن بہنوں نے تاحال مصباح کا چندہ سالانہ ادا نہیں کیا تھا۔ یاد دہانیوں کے بعد اب ان کو وی پی کر دیئے گئے ہیں۔ وصولی سے حساب صاف فرمائیں

(مینیجر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برہما کے حالات

مختصر جغرافیہ

صوبہ برما انڈیا میں شامل بنگال اور آسام کے مشرقی جانب واقع ہے۔ جس سے بہت کم بہنیں آشنا ہونگی۔ جو جانتی بھی ہونگی۔ وہ بھی اس کے پورے حالات سے ناواقف ہونگی۔ چونکہ یہ علاقہ ملک ہندوستان کا ایک صوبہ اور نہایت اصلاح طلب صوبہ ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے اہل ملک کو سلسلہ روزگار اکثر ادھر آنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے حالات یقیناً دلچسپی سے پڑھے جائینگے۔

جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں۔ صوبہ برما انڈیا میں ہی شمار ہوتا ہے۔ مگر درمیان میں خلیج بنگال حائل ہو جانے کی وجہ سے کچھ الگ خیال کیا جاتا ہے۔ کلکتہ سے تقریباً سات سو میل کی مسافت بحری ہے۔ اور اسی نے اس کو انڈیا سے علیحدہ کر رکھا ہے۔ اس مسافت کے بعد ساحل رنگون آئیگا۔ جو اس صوبہ کا پہلا پایہ تخت تھا رنگون پر گورنمنٹ برطانیہ نے پوری طرح ۱۸۵۲ء کی جنگ میں قبضہ پایا۔ رنگون ہاتھ سے نکل جانے کے بعد یہاں کے راجہ یا بادشاہ نے اپنا پایہ تخت مانڈلے کو بنایا۔ چنانچہ برما کے یہ دونوں شہر رنگون اور مانڈلے ہماری دہلی اور لاہور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور مشہور خوبصورت اور اس صوبہ کے ہیڈ کوارٹر ہیں۔

مانڈلے کو فتح کئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا صرف چالیس سال ہوئے ہیں۔ یعنی ۱۸۸۶ء میں اس پر گورنمنٹ برطانیہ کا قبضہ ہوا۔ یہاں رنگون میں ہی ہمارے مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ ظفر علیہ الرحمۃ اور ان کی بیگم کا مقبرہ ہے۔ میں نے یہ مقبرہ دیکھا ہے سرکاری طور سے دو مسلمان مجاور اس مقبرہ کی چوبیس گھنٹے پاسبانی کرتے ہیں۔ پہلے یہ مقبرہ بہت کس مپرسی اور ردی حالت میں تھا۔ مگر اب سننے میں آیا ہے۔ کہ پچھلے سال سے حکومت نے اس کے اوپر گنبد اور بجلی کی روشنی لگا دی ہے۔ (واللہ اعلم خود تو نہیں دیکھا)

برما لوگوں کی مذہبی حالت

یہ لوگ بدھ مذہب کے پیرو ہیں مگر جس طرح کچھ زمانہ گذر جانے کے بعد قوم بگڑ جاتی ہے۔ اور لوگ اصل تعلیم کو بھول جاتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی گمراہی کے جال میں پھنس کر بدھ مہاتما کے بت بناتے ہیں۔ اور انکی پرستش کرتے ہیں۔ منتیں مانتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ پتھر کے جسیم و قوی ہیکل بت بناتے ہیں۔ اور اوپر سے سونے کا پانی یا ورق لگا دیتے ہیں۔ جس سے وہ بت سونے ہی کا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے اردگرد سینکڑوں چھوٹے بت نصب کر دیتے ہیں گویا مہاتما خدام کے حلقہ میں ہیں۔ یہ بت بڑے عظیم الشان مندروں میں نصب ہوتے ہیں۔ ان مندروں کو ان کی زبان میں "پھیا" (یعنی خدا) اور انگریزی میں "پگوڈا" کہتے ہیں۔ یہ پگوڈے وسیع زمینوں میں بنے ہیں۔ اور اس کے اندر ہی پجاریوں کی جائے رہائش ہے۔ جو ان کو جھاڑتے جھڑاتے اور صفائی کا بندوبست رکھتے ہیں۔ نیز مسافروں یا طلبگاران زیارت کے آرام کی جگہیں ہیں۔ ان کے ملحق ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمارتیں ہیں - جو درس گاہوں کا کام دیتی ہیں - جہاں ان کے مذہب کے عابد رہتے ہیں جنہیں ان کی زبان میں "بھنچی" کہتے ہیں - ان بھنچیوں کو دنیا سے کوئی مطلب نہیں ہے - یہ خالص مذہبی فرقہ ہے - اور اپنی قوم کو مذہب سکھاتا ہے - اور درس تدریس ان کا کام ہے - عوام الناس سے ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے لباس شوخ ہلدی رنگ کے ہوتے ہیں - جو وہ بھی بغیر سلے اور صرف دو کپڑے ایک ٹخنوں سے کمر تک - دوسرا کمر سے دونوں شانوں تک - سر اور پاؤں سے ننگے - انہوں نے تمام عمر مجرد رہنا ہوتا ہے - ایک ایک پگوڈے میں سینکڑوں کی تعداد میں پھنچی لوگ رہتے ہیں - ان کی خوراک و ضروریات کے ذمہ وار اس مذہب کے ذمہ وار اس مذہب کے پیرو ہیں - ان کی ضروریات بہم رسانی کا طریق یہ ہے - کہ کھانا ترکاری ہر گھر سے بقدر حیثیت اس کے لئے نکالنا لازمی ہے - کوئی زیادہ عقیدتمند ہوا تو خود آکر پہنچا گیا - ورنہ ان میں سے چند نوعمر ہر گھر سے جا کر لے آئیں گے - اور باقی اشیاء از قسم برتن کپڑا وغیرہ یہ مختلف تہواروں کے موقعوں پر لے جاتے ہیں - اس لباس میں یا اس فرقہ میں شادی ممنوع ہے - اگر کوئی شادی کرنا چاہے - تو اس کے لئے لازم ہے - کہ پہلے اس لباس کو اتار کر عوام میں شامل ہو - ازاں بعد شادی کرے - ان کے مذہب کے مطابق نماز - روزہ اور زکوٰۃ ہے ہی - مگر ان کے فی زمانہ تین اصول نہایت عجیب ہیں - جو ان کے مہاتما کے بتائے تو نہیں - ان کے خود ساختہ مذہب میں شمار ہیں - اول یہ کہ نیند آئی ہو - تو اس وقت کسی فرض یا ڈیوٹی تک کی پرواہ نہ کی جائے - اور خوب سوئے - دوم یہ کہ جب کسی سے محبت ہو جائے - تو پھر کر گذرے - جو دل میں آئے - سوم یہ کہ بھوک لگے تو چاہے جس طریق سے ہاتھ لگے - اس کے پانے میں دریغ نہ کرے - (چوری کرے یا . . . .) یہ اصول نظام حکومت میں ایسی روک ہیں کہ ناچار گورنمنٹ کو مختلف صوبوں سے ریکروٹنگ (بھرتی) کرنا پڑا - یہ لوگ چار مخصوص مہینوں میں روزے رکھتے ہیں - مگر اس سے یہ سمجھنا چاہیئے - کہ لگاتار چار مہینے روزے رکھے جاتے ہیں - نہیں - بلکہ ان چار مہینوں میں ہر آٹھویں دن روزہ ہو گا - اس روزے میں آگ کی پکی ہوئی چیز نہیں کھائینگے - البتہ چائے پی لینگے - پھل پھلاری پان وغیرہ کھاتے رہیں گے - ان چیزوں سے ان کے روزے نہ ٹوٹیں گے - باقی آگ کی پکی ہوئی چیزوں سے روزہ ٹوٹ جائیگا - روزہ دن کے بارہ بجے سے دوسرے دن کے آٹھ بجے تک رہتا ہے یہ لوگ بدھ کے نزول کے منتظر ہیں - اور کہتے ہیں کہ وہ جب آئیگا - تو ہم کو ہماری بادشاہی واپس دلائیگا - اے کاش ! یہ سمجھیں کہ آنے والا آچکا - اب اس کے قدموں میں سر جھکائیں - اور اس طرح بیفائدہ انتظار کی قید سے آزاد ہوں ؎

مذہبی تہوار

ان کے مذہبی تہوار پانچ ہیں - ایک تو ہندوؤں کی طرح دیوالی - دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی - مگر ان کی ہولی کسی قسم کے رنگ سے نہیں کھیلی جاتی - بلکہ صاف سادے پانی سے - تیسرے چوتھے اور پانچویں تہوار کو سُنکر آپ کو بے حد حیرانی ہوگی - تیسرا تہوار ان کا اس وقت ہوتا ہے - جب نکلتا جاڑا ہو - یعنی کبھی سردی زیادہ ہوگئی - کبھی کم - اس وقت یہ لوگ اپنے بُت کو صندل وغیرہ خوشبودار لکڑیوں کی آگ جلا کر سینکاتے ہیں - بیش قیمت اشیاء چڑھاتے اور گاتے بجاتے ہیں - آگ سینکانے سے ان کا یہ مطلب ہے - کہ اب جاڑا چلا جائے - گرمی آجائے پھر چوتھا تہوار اس وقت ہوتا ہے - جب گرمیوں کے آخری دن ہوں - کسی دن ٹھنڈک اور کسی روز گرمی ہو جائے - اب پھر حسب سابق ناچیں گائیں گے اور چڑھاوے چڑھائیں گے - پھر خوشبودار پانیوں مثل کیوڑے گلاب وغیرہ سے اس بُت کو غسل کرائیں گے - اور اب یہ مُراد ہوگی - کہ گرمی چلی جائے اور بارش ہو - پھر آخر میں سب سے تعجب خیز تہوار چوری کا ہوتا ہے - جو دو روز رہتا ہے - ان دنوں چھوٹے سے بڑا اور امیر سے غریب تک آپس میں ایک دوسرے کی رات کے وقت چوریاں کرتے ہیں ؛

رسومات جب لڑکیاں اور لڑکے پانچ برس کی عمر کو پہنچیں - تو اس وقت لڑکی کے کان چھدانے کی اور لڑکے کو بھنجی بنانے کی رسم ادا کی جاتی ہے یا دی ہے - کہ غریب سے امیر تک پر یہ فرض ہے کہ لڑکے کو تھوڑے عرصہ کے لئے بھنجی بنانے اور پگوڈے میں داخل کردے - یہ ان پر اسی طرح فرض ہے جس طرح ہم اپنے بچوں کو کلمہ ضرور سکھائیں ؛

غرض یہ رسم اس طرح ادا ہوتی ہے کہ پہلے ایک شبانہ روز خوب گاتے بجاتے اور شرابیں اڑاتے بھنجیوں کی دعوتیں کرتے ہیں - سب خویش اقرباء اس تقریب میں شامل ہوتے ہیں - پھر کان چھدانے والی لڑکی اور بھنجی بننے والے لڑکے کو خوب زرق برق کپڑوں اور زیوروں سے آراستہ کرتے ہیں - پھر ان کو زرنگاری گاڑیوں میں بٹھا کر آگے پیچھے برائیوں کی قسم کا مجمع خوب ناچتے کودتے - باجے گاجے سے شہر بھر میں ان کا جلوس لیکر نکلتے ہیں - پھر واپس گھر آکر سنار لڑکی کے کان چھیدتا اور انعام پاتا ہے - اور ایک بوڑھا بھنجی لڑکے کو اپنے ہاتھ سے وہ مخصوص مذہبی لباس پہناتا ہے - یعنی شوخ ہلدی رنگ کی الفی یا لنگی - اور پھر اپنے ساتھ پگوڈے میں لیجاتا ہے - وہ لڑکا ایک عرصہ تک اس مذہبی فرقہ کے زیر سایہ تحصیل علم کرکے پھر اپنے ماں باپ کے پاس بھنجی کے کپڑے اتار کر واپس آجائیگا - سمجھا جائے گا - کہ ماں باپ ایک اہم فرض سے سبکدوش ہوگئے ؛

شادی شادی کا طریق یہ ہے کہ لڑکا لڑکی شادی کی عمر کو پہنچ کر اپنا جوڑ خود تلاش کرینگے اور عرصہ تک بطریق مغربی کورٹ شپ ہوتا رہیگا - جب دونوں کی رضا مل جاتی ہے - تو بغیر ماں باپ کو اطلاع دئے کسی دوسری جگہ چلے جائینگے - جب یہ بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کو معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہمارا بیٹا یا بیٹی فلاں کے ساتھ بھاگ گئی۔ تو کہا جائیگا۔ کہ کوشش کامیاب ہوئی یعنی بر مل گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دونوں واپس آجائینگے پھر لڑکے لڑکی کے عزیز و اقربا دوست احباب ایک جگہ جمع ہونگے۔ قرار پائیگا۔ کہ لڑکا یا لڑکے کے والدین اتنا روپیہ (جتنے کی حیثیت سمجھیں) لڑکی کے والدین کو دیں۔ اسکے علاوہ لڑکی کو جو دل چاہے دیں یا نہ دیں وہ ضروری نہیں۔ جب یہ طے ہو گیا۔ تو لڑکی والے ایک دن مقرر کرینگے کہ فلاں دن شادی ہوگی۔ اس کی خبر دوست احباب کو اس طرح کی جائیگی۔ کہ آدمی کے ہاتھ (جس طرح ہماری طرف یہ کام نائن سر انجام دیتی ہے) حسب حیثیت ہر گھر کے لئے ایک ایک رومالی یا تولیہ یا چینی کا برتن بھیجا جائے گا۔ وہ پاتے ہی سمجھ جائیگا کہ شادی ہے۔ اور تاریخ معلوم کر کے آنے کا وعدہ کریگا۔ اگر نہ آنا ہو۔ تو وہ چیز واپس کر دیگا۔ پھر اس تاریخ سب احباب لڑکی کے گھر میں جمع ہونگے۔ ان کو کچھ کھلایا پلایا جائے گا۔ اس کے بعد لڑکا اور لڑکی آکر سب مجمع کو جھک کر سلام کرینگے۔ اور مجمع حسب حیثیت ان کو کچھ دے گا۔ بس اب شادی ختم ہو گئی سب لوگ واپس چلے جائینگے۔ لڑکا ہمیشہ سسرال میں رہے گا۔ یا اگر ہو سکے تو علیحدہ گھر میں۔ لڑکی سسرال نہیں جائیگی ؛

میت مردے کو دفن کیا جاتا ہے۔ اس کے جنازے کے ہمراہ برات کا سا مجمع ہوتا ہے جب آدمی مر جاتا ہے۔ تو اس کے بدن کے کپڑے اتار کر اس کو نہلا دیتے ہیں۔ پھر اس کے اوپر بغیر ملنے کے دو گھڑے پانی بہا دیتے ہیں۔ پھر (اگر مرد ہو۔ تو وہی کپڑے پہنا کر صندوق میں بند کر دیتے ہیں) اگر عورت ہو۔ تو اس کو زیور اور ریشمی کپڑے پہناتے ہیں۔ بال بناتے اور پوڈر وغیرہ لگاتے ہیں۔ وہ نعش میت دو دو روز تک اسی طرح پڑی رہتی ہے۔ اور عزیز و اقربا خوب کھاتے پیتے اور گاتے بجاتے۔ جوا کھیلتے ہیں جب یہ سب کچھ ہو چکتا ہے۔ تو اس کے کپڑے زیور سب اتار لیتے ہیں۔ اور وہی کپڑے جن میں اس کا دم نکلا۔ پہنا کر ایک چٹائی میں لپیٹ کر صندوق میں بند کر دیتے ہیں۔ پھر وہ صندوق زرنگار گاڑی پر رکھا جاتا ہے۔ اور آگے پیچھے باجے بجاتے ہوئے پھول کھیلیں اور آنے پیسے اس کے اوپر بکھیرتے ہوئے لے جا کر دفن کر دیتے ہیں۔ دفن کرنے کے بعد سات روز تک پھر جوا کھیلتے ہیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایصال ثواب بابو محمد اکبر صاحب ہیڈ کلرک ڈیرہ غازی خان نے اپنی مرحومہ بیوی کی یادگار اور اسکی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے عہ دیئے ہیں تا کسی غیر مستطیع بہن کو اخبار مصباح مفت دیا جائے ؛

شکرانہ ولادت جناب محمد یوسف صاحب کلکتہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس کی خوشی میں آپ نے اپنے خرچ پر کسی نادار بہن کے نام مصباح ایک سال کے لئے جاری کرنے کی اجازت دی ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت و تبلیغ

تبلیغ کے متعلق اکثر احمدی مردوں میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت چرچا ہے - اور مرد بہ نسبت عورتوں کے بہت ہی تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں - مگر افسوس کہ اکثر احمدی عورتیں اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم ہیں جو کہ نعمت کے علاوہ ایک اہم فرض بھی ہے - عورتیں تبلیغ تو کرتی ہیں - مگر بہت ہی کم - اور بہت کم جلسے عورتوں کے ہوتے ہیں - جن کی بے حد ضرورت ہے - تاکہ احمدی خواتین خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ میں حصہ لینے لگیں - چنانچہ ہمیں پورے تین ماہ فیروزپور آئے ہوئے ہو چکے ہیں ؎

اس عرصہ میں عجیب عجیب باتیں احمدیوں کے متعلق اپنے ہمسایوں کے منہ سے سننے میں آئی ہیں - جن میں سے چند باتوں کا ذکر کرتی ہوں ہمارے ہمسایہ میں دو عورتیں عائشہ اور اللہ رکھی رہتی ہیں - میں اور والدہ صاحبہ انہیں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھ کر سناتے ہیں - رکھی کچھ اردو بھی جانتی ہے - اس لئے اس کو پڑھنے کے لئے بھی کتابیں دیدیتے ہیں - جن باتوں کو سنکر وہ کہتی ہیں - کہ اجی ہم نے تو کبھی یہ باتیں سنی بھی نہیں - اور جو کچھ بھی احمدیوں کے متعلق سنا - وہ کچھ اور ہی سنا - کبھی وہ کہتی ہیں - احمدیوں کا کلمہ الگ ہے - کبھی یہ کہ یہ لوگ حج نہیں کرتے - کبھی کہتی ہیں - کہ سنتیں نہیں پڑھتے - چنانچہ ہم ہر ایک سوال کا جواب دیتے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے یکے بعد دیگرے ہر ایک بات کا قائل کرتے ہیں اور مولانا نیر صاحب نے جو حج کے حالات الفضل میں لکھے ہیں - وہ پڑھاتے ہیں - تب وہ قائل ہوتی ہیں اور ہماری باتوں کو غور سے سنتی ہیں - اور عائشہ تو کہتی ہے - کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو میں ضرور جلسے پر قادیان جاؤں - اور ایک اور یہاں ضعیف العمر بڑی بی رہتی ہیں - وہ تو قادیان کے نام سے اس طرح بھاگتی ہیں - جس طرح لاحول سے شیطان - ایک دن کا ذکر ہے - کہ والدہ صاحبہ قادیان کا کچھ ذکر کر رہی تھیں - تو وہ بڑی بی بھی موجود تھیں - یکدم قادیان کا نام سنکر ہائے بیٹی! تم قادیان ہو آئے - والدہ صاحبہ نے کہا جی ہو آئے - ہائے بیٹی قادیان تو اپنا ہی کرلے - اماں جان! بڑی بی قادیان تو شہر ہے - جس طرح فیروزپور - (بڑی بی کی عادت ہے - کہ جب قادیان کا نام ان کے سامنے آجائے تو بہت چیخ کر باتیں کرتی ہیں) چنانچہ بڑی بی نے چیخنے کی پٹی شروع کر دی ہوئی تھی - کہ اتنے میں ابا جان تشریف لے آئے - پھر اماں جان اور ابا جان نے انکو سمجھایا - مگر انھوں نے اپنا چیخنا ذرا بھی بند نہ کیا - ابا جان نے کہا - کہ جانے دو - بڑی بی کی عمر پوری ہو چکی ہے - ان کو سمجھ نہیں آتی - تو خوب چیخی اور چلائی - اور اٹھ کر چل دی - ہمارے ہمسایہ میں ایک اور ڈاکٹر صاحب رہتے ہیں - ہم ان کی بیوی اور سالی کو بھی تبلیغ کرتے ہیں - چنانچہ پہلے دن تو ڈاکٹر صاحب کی بیوی نے کہا - نہیں - یہ غلط ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں - یہ کون کہتا ہے - والدہ صاحبہ نے کہا - کہ سب ہی غیر احمدی کہتے ہیں - اور ان کے مولوی - تو کہنے لگیں - کہ ہم یہ نہیں کہتے - اماں جان نے کہا - کہ اچھا - اب تم پھر نامت اس بات سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں - تو کہتی ہیں کہ اچھا ڈاکٹر صاحب سے پوچھوں گی - اور یہ تو مانتی ہی نہیں - کہ امام مہدی تشریف لا چکے - اماں جان نے کہا کہ کب تشریف لائیں گے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی تو سب مسیح موعود کے تشریف لانے کی پوری ہو چکی ہیں - اور آپ تشریف واقعی لا چکے ہیں - تو کہنے لگیں - کہ ہزاروں انتظار کرتے مر گئے - اور ہزاروں مر جائینگے - پھر اماں جان نے کہا - تو کیا قیامت کو آئیں گے - پھر آ کر کیا کرینگے - نبی تو اصلاح کے لئے آیا کرتے ہیں - تو پھر چپ ہو گئیں - اس کے بعد پھر دوبارہ ہمارے گھر میں آئیں - تو اماں جی نے پوچھا کہ کہو - ڈاکٹر صاحب نے کیا کہا - کہنے لگیں کہ انہوں نے کہا ہے - کہ مذہب کی بات بالکل نہ چھیڑا کرو - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں - اور زندہ رہنے کا مسئلہ یہ ہے - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اچھے اچھے پھل رکھے ہیں - حضرت عیسیٰ نے پوچھا - کہ یہ کس کے واسطے ہیں - تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کہ جو شخص میری اُمت میں اچھے اچھے کام کریگا ان کے واسطے - تو حضرت عیسیٰ نے التجاء کی کہ یہ مجھے دے دو - تو نبی کریم نے دے دئے - اور اللہ تعالیٰ سے التجاء کی - کہ یا باری تعالیٰ ایک بار میں پھر دُنیا میں آؤں - سو ان کی التجاء قبول ہو گئی - یہ ہیں غیر احمدیوں کے مسئلے - اب وہ ہمیں منع کرتی رہتی ہیں - کہ تم حضرت صاحب کی باتیں اور مذہب کی بالکل نہ چھیڑا کرو - مگر ہم نے کہا - کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے - کہ جب ہم اکٹھے ہو کر بیٹھیں - تو کسی کی غیبت یا بُرائی نہ کریں - بلکہ دین کی باتیں کریں - یہ تو ہمارا فرض ہے - آپ کا ملنا چھٹ جائے تو حرج نہیں - مگر تبلیغ کو ہم چھوڑ نہیں سکتے - پھر وہ ہنس کر کہنے لگیں - کہ ہاں جی! آپ کا فرض ہے ؛

دُعا

اب میں دُعا کرتی ہوں - کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک بہن بھائی کو فرض تبلیغ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے -

آمین ثم آمین !!

خاکسار :- محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب فیروزپور

مصباحی بہنوں کو واضح ہو

کہ اخبار کے لئے روپیہ کم ہو گیا ہے - ایک تو ہمت کر کے اسکی اشاعت بڑھا دو - تا خرچ چل سکے - اور اخبار نکلتا رہے - موجودہ صورت میں باقی تین ماہ گذارنے مشکل ہو جائینگے - اس لئے جہاں جہاں بھی آپ کی رشتہ داری یا واقفیت ہے تحریک کر کے مصباح جاری کرا دو - اور اس کا حلقہ اشاعت بڑھاؤ -

(مینجر مصباح قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوتِ الی الحق

میں کل تہذیب نسواں کے پرانے فائل درست کر رہی تھی۔ کہ اس میں ۱۹۲۶ء کا میلاد نمبر میری نظر سے گذرا۔ جہاں اس میں بہت اچھی اچھی نظمیں اور عمدہ عمدہ مضامین میلاد النبی کے متعلق درج تھے وہاں جناب سید ممتاز علی صاحب مینیجر تہذیب نسواں کا سوز و گداز سے بھرا ہوا عید میلاد پر مضمون بھی درج تھا جس میں انہوں نے اپنی قوم کے عوام کے بے ہودہ جوش و شوق و علماء کی بے تحاشا کفر بازی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے صاف لکھ دیا ہے، کہ یہ تو محکوم مسلمانوں کا حال ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی پاداش میں حکومت چھین لی۔ اور انہیں یہود کی طرح ذلت و مسکنت کی مار میں مبتلا کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس تحریر کو پڑھکر جہاں میرے دل نے مولوی صاحب کی بے تعصبی اور صاف گوئی کی داد دی۔ وہاں ان کی عدم تدبری کا احساس بھی پیدا کر دیا۔ اے کاش! مولوی صاحب خالی الذہن متجسسانہ نگاہوں سے ان خط کشیدہ الفاظ کو ایک لمحہ کے لئے سوچتے۔ تو ان پر اصل حقیقت کا اظہار ہو جاتا کہ یہود کون تھے۔ اور ان پر ذلت و مسکنت کی مار کب پڑی؟

یہود کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ کی معرفت ہدایت پائی تھی۔ اور بدیں وجہ یہود کہلائے یہ بھی اپنے وقت کے خیر امّت تھے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس قوم کا بھی فرض منصبی تھا اور ان میں بھی بڑے بڑے نیک فقیہ و ملہم من اللہ ہوتے تھے۔ اور یہ قوم بھی اپنے وقت میں افضال الٰہی کی جاذب تھی۔ اور دنیاوی نقطہ نگاہ سے بھی کسی سے کم نہ تھی۔ بادشاہتوں اور سلطنتوں کے مالک تھے۔ لیکن یہ ایسی سربلند و ممتاز قوم پایہ بلندی سے کیونکر گر گئی۔ وہی اباء و استکبار کا پرانا جرم تھا۔ جس میں گرفتار ہو کر بغضب من اللہ کی بیڑی میں جکڑی گئی۔ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے سربلند کیا تھا۔ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے پاک کیا تھا۔ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے مامور کیا تھا یعنی حضرت عیسیٰ اس کو انہوں نے جھوٹا سمجھا اسکی باتوں کو استہزاء میں اڑا دیا۔ اور اپنے تکبر علم کے باعث کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ہدایت کا کافی سامان ہے یعنی صحف انبیاء اور صحف موسیٰ۔ ہم کو کسی اور کی ہدایت کی کیا ضرورت ہے۔ اور یہ کونسی نئی بات ہم کو بتانے آیا ہے۔ یہی اباء و استکبار کا مرض تھا۔ جس نے کہ انہیں افضال الٰہی سے محروم کر دیا۔ کہ ذلت و مسکنت کا طوق تا قیامت گلے میں پہنا دیا ::

بعینہ یہی حالت آج کل مسلمانوں کی ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں رسول اللہ صلعم کو بھی مثیل موسیٰ فرمایا ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اُمت محمدیہ اُمت موسویہ سے مناسبت تامہ رکھتی جیساکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں میری اُمت یہود صفت ہو جائیگی۔ وہ اپنے آپ کو پڑھے قرآن دان جانینگے لیکن قرآن ان کے مونہوں پر ہو گا۔ اور سینے علم وبرکت سے خالی ہونگے۔ خوفِ خالق مخلوق کے سینوں سے اُٹھ جائے گا۔ اور فسق وفجور بہت بڑھ جائے گا۔ انسانی شوخی وشرارت جب انتہا کو پہنچ جاویگی۔ تو رحمت خداوندی جوش میں آئے گی۔ تو وہ اس مردہ اُمت کو از سر نو تازگی بخشنے کے لئے اسی اُمت میں سے ایک عیسیٰؑ پیدا کریگا۔ جو کہ مہدی بھی ہو گا۔ اور مسیح بھی۔ جو کوئی اسکی اتباع کرے گا وہ منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ اور انہی انعامات کا وارث بنایا جائیگا۔ جو کہ نبی کے متبعین کے لئے مقدر ہو چکے ہیں۔ اور جو کوئی اس مسیح موعود اور مہدی مسعود کا کفر کریگا۔ وہ اسی اباء واستکبار کے جرم میں پکڑے جائیں گے۔ اور ذلت و مسکنت کی مار میں مثل یہود گرفتار ہونگے۔ چنانچہ اس بارے میں قرآن مجید بھی اپنی شہادت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔

پس اے مولوی صاحب مقام غور ہے کہ جب خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی قوم کو عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ جب تک کہ پہلے رسول مبعوث نہ کر لوں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ تو بھی پیدا ہی نہ ہو۔ اور اُمت محمدیہ پہلے ہی یہود صفت ہو جائے۔ اور آپ اپنی زبان سے اعتراف کرتے ہوئے اس کے اصلی مرض کی طرف رجوع نہ ہوں۔ قرآن شریف میں اللہ پاک بار بار (حضرات) آدم ونوح۔ ابراہیم وداؤد۔ عیسیٰ وموسیٰ (علیہم السلام) کی گذشتہ اُمتوں کے واقعات کیوں دُہراتا ہے۔ کیا ان واقعات کا مطلب صرف تاریخی واقعات کو قلم بند کرنا ہے۔ نہیں بلکہ اس میں اُمت محمدیہ کے لئے بڑا بھاری سبق عبرت ہے۔ تا اُمت محمدیہ کبھی آنے والے وقت میں ٹھوکر سے بچ سکے۔ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ وہ محرومی ہے۔ جو کہ انسان کو دونوں جہاں میں خائب و خاسر کر دیتی ہے ؏

اے مولوی صاحب صبر تو کسی دُکھ کا علاج نہیں نہ جسمانی نہ رُوحانی۔ جب انسان کا جسم کسی بیماری میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ تو کس طرح حکیم وڈاکٹر کی جستجو ہوتی ہے۔ اور جب رُوح کسی دُکھ میں مُبتلا ہو جائے تو صبر کر کے بیٹھے رہنا اور داڑ گوئیے قسمت کا رونا رونا کہاں کی دانائی ہے۔ بلکہ رُوحانی بیماریوں کے لئے بھی کسی رُوحانی پیشوا کی جستجو کرنی چاہیئے۔ جو کہ رُوح کو گناہوں کی آلائشات سے پاک وصاف کر کے دلوں میں خشیت اللہ پیدا کر دے اور ان امراض کا وہی درست معالج ہو سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے خود اصلاح زمانہ کے لئے مبعوث کیا ہو ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس مجھے آپ کے ساتھ تہذیب کی پرانی فرد ہونے کے باعث جو عقیدت ہے ۔ وہ مجبور کرتی ہے کہ میں آپ کو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے متعلق غور کرنے کی دعوت دوں ۔ کیونکہ مرسلین کا انکار کوئی معمولی بات نہیں ہوتی ۔ قرآن کریم کا بغور مطالعہ کرنے سے اس مسئلہ کی اہمیت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی کیسی زبردست قومیں جو کہ نبیوں کا انکار کرتی تھیں کس طرح تباہ و برباد کر دی گئیں ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار :- افضل بیگم ۔ اہلیہ محمد عمر صاحب ۔ اوورسیر جوہی ۔ ضلع لاڑکانہ ۔ علاقہ سندھ

ترقی ایمان

عزیز احباب ساتھی دم کے ہیں پھر چھوٹ جاتے ہیں
جہاں یہ تار ٹوٹا سارے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں

خدا تعالےٰ نے انسان کو دنیا میں پیدا کیا تو کس لئے ؟ اس لئے تو نہیں کہ مال و دولت جمع کر کے رشتہ داروں ۔ بہنوں اور سہیلیوں کے ساتھ محبت پیدا کرے ۔ اس باری تعالیٰ نے انسان کو جو عقل دی ۔ تو اس لئے کہ جو کام کرے ۔ سمجھ سوچ کر ۔ اگر انسان عقل سے کام لے ۔ تو کبھی مال و دولت مکان زمین جائداد اور بہن بھائی رشتہ داروں کی محبت نہ رکھے ۔ کیونکہ وہ سوچے ۔ کہ جس وقت میں مر جاؤنگی ۔ کیا اس وقت کوئی میرے ساتھ جائیگا ۔ سچ تو یہ ہے کہ جو اس وقت ساتھ جائے گا ۔ وہی اصلی سچا اور وفادار رشتہ دار ہے ۔ بہنو ! ذرا توجہ سے سنو ۔ کہ وہ سچا اور وفادار جو ہے ۔ وہ ایمان ہے ۔ اس وقت سوائے اس کے کوئی انسان کے ساتھ نہیں جائے گا ۔ مگر کوئی اس طرف خیال نہیں کرتا ۔ لیکن کرے کوئی کیونکر ۔ جو اس دنیا میں آیا ۔ اس دنیا نے اس کو ماں کی طرح اپنی گود میں لیکر بچوں کی طرح تھپکی دی ۔ اس تھپک سے کئی تو غافل ہو کر سو گئے ۔ اور کئی غفلت کی نیند سے بیدار ہوئے ۔ اور اپنے مولا کریم کی یاد میں رات دن صرف کر کے جان اور مال اسکے حوالے کر دیا ۔ یہی جان اور مال وفا کرنے والے ہیں ۔ کیا آپ نے کبھی مال مکان ۔ دولت جائداد کو ساتھ جاتے دیکھا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ کیا موت کے وقت کوئی عزیز آشنا کہتا ہے ۔ میں اس کے ساتھ جاؤں ۔ ساتھ جانا تو در کنار ۔ قبر تک جانا محال ہو جاتا ہے ۔ اگر خواب میں بھی کبھی اپنے فوت شدہ رشتہ دار کو دیکھ پائیں ۔ تو مارے ڈر کے بدن کانپنے لگ جاتا ہے تو یہ خاک رشتہ داری اور وفاداری ہے ۔ جو شخص ان دنیاوی کاموں سے پرہیز کر کے اپنے ایمان کو ترقی دینے کی کوشش کرے ۔ تو ایک اس کا ایمان کامل ۔ دوسرا خدا راضی ۔ تیسرا دنیا میں نام ۔ جیسا کہ ؎

زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند

دنیا میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۔ جو مال جمع کر کے آرام سے گھر میں بیٹھے زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ اگر کوئی ان سے پوچھے ۔ کہ جی آخرت کے لئے بھی کچھ کیا ہے ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توفرمائیں گے :-

اب تو آرام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خیر خدا جانے

انسان کو چاہیئے۔ کہ بُرے کاموں سے کنارہ کشی کرکے نیک کام کرے۔ معلوم نہیں کہ کب دم نکل جائے۔ اور آدمی ملک عدم کی سیر کرتا پھرے ؎

زندگی انسان کی ہے مثل مرغ خوشنما
شاخ پر بیٹھا کوئی دم چہچہایا اُڑ گیا

دُنیا کے زر و مال سے کیا فائدہ؟ جب کسی کو اس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ اور سراسر نقصان ہی کا باعث ہو :-

اکسیر ہے تو کیا ہے وہ مُشتِ خاک سودا
خاطر پہ جب کسی کے حرفِ ملال آیا

پس نجات کا رستہ تو یہی ہو سکتا ہے کہ دنیا کی کسی چیز سے محبت نہ لگائی جائے۔ اور عاقبت کے لئے نیکی کے بیج بوئے جائیں ؛

خاکسار عاجزہ احمدی بیگم ہمشیرہ شریف اختر
از وڈالہ بانگر

الفضل کا ماہواری ایڈیشن

سلسلہ احمدیہ کا آرگن الفضل ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اب ہر مہینے کا آخری پرچہ ۳۲ صفحے پر بطور ماہواری ایڈیشن شائع ہوتا ہے۔ احمدیہ خواتین کے بھی مضامین ہوتے ہیں۔ قیمت فی پرچہ سوا دو آنے (۲ ر) بہنیں منگوا کر دیکھیں ؛

ہلدی کے چند خاص فوائد

ہلدی ایک پودے کی جڑھ ہوتی ہے۔ یہ ایسی عام چیز ہے۔ کہ جس سے شاید ہی کوئی مرد یا عورت ناواقف ہو۔ عام طور پر اسے سالن پکانے میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو یہ ایک بہت ہی مفید اور کارآمد چیز ہے۔

ناظرات کے لئے ذیل میں اس کے چند فوائد درج کیئے جاتے ہیں :-

پہلا فائدہ :- تازہ اور ملائم ہلدی کا رس نکالکر خارش پہ یا زخم پر لگایا جائے۔ تو فائدہ ہوتا ہے ؛

دوسرا فائدہ :- اگر پیٹ کے اپھارے اور بدہضمی کی شکایت ہو۔ تو آٹھ یا دس رتی ہلدی تھوڑے سے دُودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے ؛

تیسرا فائدہ :- اگر شورا۔ ہلدی اور چونے کو پانی میں گھول کر لیپ بنایا جائے۔ اور چوٹ یا سوجن پر اسے لیپا جائے تو ازحد مفید ثابت ہوگا ؛

چوتھا فائدہ :- چیچک اور خسرے کے دانوں پر اگر ہلدی چھڑکی جائے تو تازہ داغ جلدی دُور ہو جاتے ہیں ؛

پانچواں فائدہ :- ایک حصہ ہلدی کو بیس حصے پانی میں ڈالکر جوش دینا چاہیئے۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو کسی صاف اور اچھے کپڑے کو اس پانی میں بھگو کر دُکھتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں پر رکھا جائے۔ تو بصارت کے لئے فائدہ مند ہے۔

چھٹا فائدہ:۔ ہلدی پیس اور چھان اگر زخموں پر چھڑکی جائے۔ تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں ؞

ساتواں فائدہ:۔ آٹھ دس رتی نری ہلدی یا اسی کے ہم وزن کا کڑا انگی ملا کر اگر شہد یا گھی کے ساتھ چاٹی جائے۔ تو کھانسی کے لئے فائدہ بخش ہوگی ؞

آٹھواں فائدہ:۔ داد۔ کھجلی۔ چھاجن اور دیگر جلدی امراض کے لئے اگر اسے نیم کی کونپلوں کے ساتھ پیس کر استعمال کیا جائے۔ تو خاص طور پر فائدہ ہوتا ہے ؞

نواں فائدہ:۔ اگر بھنگ۔ پیاز۔ ہلدی اور گرم السی کے تیل کو اچھی طرح رگڑ کر مرہم بنا لیا جائے۔ تو اسکے لگانے سے بواسیر کے مُہکے سکڑ جاتے ہیں۔ اور درد کم ہو جاتی ہے ؞

دسواں فائدہ:۔ زکام۔ نزلہ اور ہسٹیریا کے دورے میں تھوڑی سی پسی ہوئی ہلدی کو آگ میں ڈالکر اس کے دھوئیں کو سونگھا جائے۔ تو فائدہ ہوگا ؞

گیارھواں فائدہ:۔ اگر کان بہتا ہو۔ تو ایک حصہ ہلدی کپڑ چھان کر کے بیس حصہ پھٹکری سفوف کے ساتھ ملا کر کان میں دو تین دفعہ ڈالنے سے جلد آرام ہو جاتا ہے ؞

بارہواں فائدہ:۔ جس دن زکام کا آغاز ہو۔ دس پندرہ رتی ہلدی پوٹلی بنا کر دودھ میں اُبال لی جائے۔ جب وہ پک جائے۔ تو سونے سے پہلے اس دودھ میں چینی ڈالکر پی لو۔ زکام کافور ہو جائے گا ؞

تیرھواں فائدہ:۔ خفیف حرارت یا بدہضمی کے واسطے کا ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے:۔

ہلدی۔ پیپل۔ سونٹھ۔ الائچی کلاں۔ پانچ پانچ حصے اور کالی مرچ تین حصے۔ ان سب کو ملا کر چورن بنا لیا جائے۔ اور پندرہ بیس رتی تھوڑے سے پانی میں گھول کر کھانے کے بعد استعمال کیا جائے تو فائدہ ہوگا ؞

رسالہ "چاند" ہندی۔ مترجمہ فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

شکریہ محترمہ بہن صدیقہ بانو کا شکریہ کہ اپنے شوہر سے ہندی رسالے کا ترجمہ کرا کے ایسا مفید مضمون بھجوایا۔ (اکمل)

نظم

اے خدا تیرے سوا کوئی نہیں ہے دوسرا
جس کے آگے جاکے روؤں اپنا رونا بر ملا
اپنی رحمت سے خدایا بخشدے میری خطا
فضل اپنا فضل سے اپنے تو کر مجھکو عطا
اور نیکی کی مجھے توفیق دے میرے خدا
دُور رکھ بدیوں سے مجھکو اے میرے رب العلا
اپنی محمودہ کو محمودہ بنا دے تو خدا
میں تیری بندی ہوں اور تو میرا خدا

محمودہ بیگم از سنور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل کرو

میری معزز احمدی بہنو! میرے دل میں بہت مدت سے یہ خواہش تھی - کہ مصباح میں کوئی مضمون دوں مگر شرم آتی تھی - کہ بہنیں میرے مضمون پر ہنسیں گی - کیونکہ میری تعلیم بہت کم ہے - اور میں صاف لکھ نہیں سکتی - ضرور ہے - کہ اس میں بہت سی غلطیاں ہونگی میرا مضمون عمل پر ہے - میں مصباح اخبار منگاتی ہوں اور بہت سی بہنوں کے مضمون میں نے پڑھے - کہ لباس کا زیادہ شوق نہیں کرنا چاہیئے - جتنا روپیہ بوسکی - سلک - وائل اور جاپان پر خرچ ہوتا ہے وہ ترقی اسلام پر خرچ کرنا چاہیئے - مگر میں نے دیکھا ہے - کہ بہنیں لکھ تو دیتی ہیں - مگر عمل نہیں کرتیں ایسا لکھنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا - عمل کر کے دوسروں کو دکھایا جائے - تاکہ ہماری غیر احمدی بہنوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ احمدی بہنیں جو کہتی ہیں - اس پر عمل بھی کرتی ہیں -

عاجزہ خورشید بیگم دختر ڈاکٹر نوازش علی خان چنگا بنگیال

لجنہ اماء اللہ دہلی

لجنہ اماء اللہ کا پانچواں اجلاس اخی المکرم مستری محمد صدیق صاحب احمدی کے صبح ۹ بجے منعقد ہوا - پندرہ احمدی خواتین اور پانچ غیر احمدی عورتیں شریک جلسہ ہوئیں -

اہلیہ صاحبہ جناب مستری محمد صدیق صاحب نے اپنے پوتے کے عقیقہ کی خوشی میں تمام احمدی جماعت کو دعوت دی تھی - اور اختتام جلسہ پر دو روپے لجنہ کو عطا فرمائے دیگر ممبرات نے بھی چندہ دیا - کل چندہ چار روپے بارہ آنے ہوا جنہیں سے تین روپے "مسلم اوٹ لک" میں بھیج دئیے اللہ پاک اس چھوٹی جماعت میں بھی دینی جوش دے - اور مردوں کی طرح ہر کام میں حصہ لیں -

خاکسار - اے - ایم شمیم احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی

چندہ برائے امداد مسلم اوٹ لک

ناچیز نے تین روپے اور تین روپے میری چھوٹی بہن عزیزہ بیگم نے اور چار روپے امی جان نے دئیے - یہ کل دس روپیہ کی حقیر رقم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز کی خدمت اقدس میں ۲۵ جولائی کو بھیجدی گئی - چونکہ یہاں اور کوئی احمدی عورت نہیں - اس لئے اور کسی نے اس امداد میں حصہ نہیں لیا -

ناچیز عظمت بنت جمعدار کرم داد خان صاحب آفلیر انڈین عدن ٹرانسپورٹ گورنمنٹ کور -

دانتوں کا خلال

تنکے یا چاقو سوئی وغیرہ سے نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ ان کے لگ جانے و چبھ جانے کا خطرہ ہے - میرے خیال میں ایک تاگہ جو بہت باریک نہ ہو - آدھ بالشت دانتوں میں ڈالکر ادھر ادھر کھسکانے سے اٹکے ہوئے ریزے نکل سکتے ہیں -

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)